بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ


اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

# الفضل

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے پاکستان ۲۴ روپے

فی پرچہ ۱ ار

ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے. ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۹/۵ | منگل ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۲۳ صلح ۱۳۳۰ ہش ۲۳ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۹


## عرب زعماء کی ظفر اللہ خاں سے ملاقات

قاہرہ۔ ۲۲ جنوری۔ آج یہاں فضائی اڈے پر مصری وزیر خارجہ شامی سفیر مقیم مصر اور عرب لیگ کے ایک نمائندے نے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں پاکستان اور عرب ممالک میں تعلقات کو اور زیادہ قریبی اور مستحکم بنانے کے متعلق بات چیت ہوئی۔

### جنگ کوریا

ٹوکیو۔ ۲۲ جنوری۔ آج اقوام متحدہ کی فوجوں نے وانجو کے فضائی اڈے پر بھی قبضہ کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اتحادی فوجیں وانجو کے نزدیک دو ایک اور شہروں میں بغیر کسی مزاحمت کے گھس گئیں۔ ایک اطلاع کے مطابق کمیونسٹ فوجیں مغربی محاذ پر نئے حملے کی تیاری میں مصروف ہیں۔

لاہور۔ ۲۲ جنوری۔ پنجاب ریلیف کمیٹی نے آج سیلاب کے ایام میں اچھا کام کرنے والے سرکاری افسروں کو سندیں، تمغے اور نقد انعام دیئے۔ غیر سرکاری افراد کو سندیں اور نقد انعام دیئے۔ یہ کار خیر انجام دیتے ہوئے ہلاک ہو جانے والوں کے ورثا کو زمینیں دینے اور مجروحوں کو نقد انعام دینے کے علاوہ بچوں کے لئے وظائف دینے کا فیصلہ کیا۔

## اخبار احمدیہ

ربوہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخ وار رپورٹ درج ذیل ہے:۔

**۱۹ جنوری ۱۹۵۱ء**

پاؤں میں درد نقرس کی شکایت بدستور ہے اس کے علاوہ پیچش کی شکایت بھی ہو گئی ہے۔

**۲۰ جنوری ۱۹۵۱ء**

آج درد نقرس میں نسبتاً کمی ہے لیکن چلنا پھرنا ابھی ممکن نہیں پہلے تو شدت درد کی وجہ سے کروٹ بدلنا بھی مشکل تھا۔ اب کروٹ بدلنے میں مشکل نہیں۔

**۲۱ جنوری ۱۹۵۱ء**

گزشتہ رات تین بجے سے شدید درد نقرس کی شکایت شروع ہوئی جس سے نیند نہیں آسکی۔ اب حرارت بھی ہے اور درد میں شدت بھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ ۲۲ جنوری۔ نواب عبد اللہ خاں صاحب کو کمزوری ہے مگر دل کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب موصوف کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

## جرائد کی مشاورتی کمیٹی کا فیصلہ

لاہور۔ ۲۲ جنوری۔ پنجاب کے اخباروں کی مشاورتی کمیٹی نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ فحش نگاری کو پریس ایکٹ کے تحت جرم قرار دیا جائے۔ کیونکہ بعض رسائل و جرائد باوجود تلقین کے اس سے باز نہیں آئے۔ کمیٹی نے ایک اخبار کے خلاف تنبیہہ صادر کئے جانے کی بھی سفارش کی ہے۔

## لازمی تعلیم کا دس سالہ منصوبہ

ڈھاکہ۔ ۲۲ جنوری۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے صوبے بھر میں لازمی پرائمری تعلیم کا ایک دس سالہ منصوبہ تیار کیا ہے جس کے ماتحت ابتدائی نصاب ۴ سال کی بجائے ۵ سال کا کر دیا جائیگا۔ اساتذہ کو خاص طور پر تربیت دی جائے گی اور انکی تنخواہوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

### پنجاب کے آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ ۸۵ فیصدی سے زیادہ ووٹ حاصل کرے گی

# پاکستان کے دولت مشترکہ سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ پاکستان مسلم لیگ کونسل ہی کر سکتی ہے



کراچی۔ ۲۲ جنوری۔ آج صحافیوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں نے کہا دولت مشترکہ سے علیحدگی کا سوال پاکستان مسلم لیگ کونسل ہی اٹھا سکتی ہے میری حکومت کونسل کے فیصلہ کی اطاعت کریگی ایسا اجلاس بوقت ضرورت بلایا جا سکتا ہے جسمیں غور یوں ہونا چاہیئے کہ ہمارے لئے کونسا راستہ زیادہ فائدہ رساں ہے۔ آپ نے اسی کانفرنس میں بحیثیت صدر پاکستان مسلم لیگ ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا کہ پنجاب کے آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ پچاسی فیصدی سے زیادہ ووٹ حاصل کریگی۔ آپ نے شروع میں سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ جلد سے جلد انتہائی مستعدی اور جوش سے مسئلہ کشمیر کو حل کرے اور کہ اب اس سلسلے میں مزید تاخیر کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے دولت مشترکہ کی کانفرنس میں گفتگو پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا۔ اغلباً یہ بات چیت کونسل میں بھی پیش ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ ریاست سے فوجیں ہٹانے کے متعلق پنڈت نہرو نے تینوں تجاویز رد کر دیں اور خود کوئی تجویز پیش نہ کی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ کشمیر کی موجودہ حکومت پنڈت نہرو کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہے اور ہندوستان کی کثیر تعداد میں فوجیں وہاں ابھی موجود ہیں۔ آپ نے بعض سوالات کے جواب میں کہا۔ میں نے دولت مشترکہ میں دفاع کے بارے میں یا خام اشیاء کے مہیا کرنے کے بارے میں کوئی وعدہ نہیں کیا۔ ہماری خارجہ پالیسی کسی خاص بلاک یا نظریے کے تحت نہیں ہے۔ چین کو حملہ آور قرار دینے والی قرار داد پر میری حکومت ابھی غور کر رہی ہے میں موسم گرما میں انڈونیشیا جاؤنگا۔ اور پھر کبھی ترکی میں بھی۔ میری لندن میں پاکستان و برطانیہ اور یہاں نئے تجارتی معاہدے کی نظر ثانی کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں دہلی کے معاہدے پر اچھا عمل ہو رہا ہے اس کی وجہ سے ۱۵۔ ۲۰ لاکھ غیر مسلم اور ۸ لاکھ مسلم تارکان اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا کہ ہندوستان سے ایک نئے تجارتی معاہدے کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔ لیکن وہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔

## یوم منشور

لاہور۔ ۲۲ جنوری۔ کل پنجاب بھر میں مسلم لیگ کے زیر اہتمام "یوم منشور" نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ مختلف مقامات پر پبلک جلسوں میں لیگ ٹکٹ کے قریباً آٹھ سو امیدواروں نے مسلم لیگ کے ساتھ وفاداری اور کامل اطاعت کا عہد کیا۔ گول باغ لاہور میں سٹی مسلم لیگ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بشیر احمد اخگر نے اس امر پر زور دیا کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں پاکستان کی باگ ڈور سونپنا جو قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے خود کشی کے مترادف ہے اس ضمن میں انہوں نے مجلس احرار، جماعت اسلامی، جمعیتہ العلماء اور خاکساروں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ (سٹاف رپورٹر)

## شیخ صادق حسن کی اپیل

لاہور۔ ۲۲ جنوری۔ آج مغربی پاکستان میں مغویہ عورتوں کی بازیابی کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے قومی کام کرنے والی ممتاز خواتین سے اپیل کی کہ وہ دونوں ملکوں میں مغویہ عورتوں کی برآمدگی کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کریں آپ نے تجویز کیا کہ دونوں ملکوں میں حکومتیں مغویہ مستورات کی واپسی کے متعلق ایک قطعی مدت معین کر دیں۔ اور پھر اس میعاد کے بعد کسی شخص کا اغوا شدہ عورت کو اپنے قبضہ میں رکھنا جرم قرار دیا جائے۔ نیز دونوں ملکوں کے مابین وزارتی سطح پر اس مسئلے پر گفت و گو کے لئے اجلاس منعقد کیا جائے آپنے خواتین ورکروں سے استدعا کی کہ وہ ہندوستانی کیمپوں میں جا کر پناہ گزین مغویہ خواتین کو بہتر سہولتیں بہم پہنچانے کا بندوبست کریں۔

## روس میں ۱۴ ہزار امریکی طیارے ہیں!

واشنگٹن۔ ۲۲ جنوری۔ روس نے تین سال ہوئے امریکہ سے جنگ کے زمانہ کے قرضوں کی ادائیگی کا جو وعدہ کیا تھا ان کے متعلق گفتگو اب شروع ہوئی ہے ماسکو سے صرف اس سامان کی قیمت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے جو ابتک استعمال ہو رہا ہے اس میں ۱۴ ہزار ہوائی جہاز۔ ۷ ہزار ٹینک، ۵۱ ہزار جیپ گاڑیاں اور تقریباً ۹ سو بحری جہاز ہیں اس کے علاوہ ۲ ہزار انجن۔ گیارہ ہزار بار بردار موٹریں۔ چار لاکھ ٹیلیفونوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ سے ۲۶ سو جہازوں پر تین ارب ۹۰ کروڑ پونڈ کی قیمت کا جو مستقل اور کار آمد سامان روانہ کیا گیا تھا۔ وہ انہی مختلف اشیاء پر مشتمل تھا۔ اب تک روس نے صرف ۳۴ ہزار بحری جہاز اور ایک برف توڑنے والی کشتی واپس کی ہے دسٹار

۲ جولائی میں نئے انتخابات کرائے گی؛

## مشرق وسطی کی خبریں

سٹار نیوز ایجنسی ——— ۲۲ جنوری:۔

**عراق۔** کراچی میں ۹ فروری کو منعقد ہونے والی مسلم کانفرنس میں مذہب اور سائنس کی تعلیم دینے کے لئے ایک مرکزی عالم یونیورسٹی کے قیام کی تجویز پیش کی جائے گی۔

**عمان۔** اردنی حکومت نے بین الاقوامی اسلامی اقتصادی ادارہ میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

**دمشق۔** اقوام متحدہ کے فلسطینی ومفاہمتی کمیشن کے ارکان مشرق وسطی میں اپنی سرگرمیاں بحال کرنے کے لئے اس مہینہ میں دمشق اور بیروت جائیں گے۔ سب سے پہلے کمیشن بیت المقدس میں ایک اجلاس منعقد کرے گا۔

**بغداد۔** جاپان سے حالت جنگ کے خاتمے کا اعلان کرنے کے سلسلے میں پہلے اقدام کے طور پر عراقی مجلس وزراء نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپانی جہازوں کو عراقی بندرگاہوں میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔

**مکہ۔** مکہ میں سکے بنانے کا کام ایک مصری انجینئرنگ کمپنی انجام دے گی۔ توقع ہے کہ اس کی تعمیر پر تین لاکھ ۳۰ ہزار پاؤنڈ صرف ہوں گے۔

**بیروت۔** لبنانی وزیر خزانہ کے انکشاف کے مطابق شام ایک نئے شام لبنانی اقتصادی معاہدہ کے جلد ہی انجام دینے پر آمادہ ہے؛

**دمشق۔** یہاں سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ شامی حکومت غالباً موجودہ پارلیمنٹ کو توڑ کر جون یا


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست حضور کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستوں کا جلد سے جلد مرکز میں پہونچنا نہائت ضروری ہے۔ تا آمد کا صحیح اندازہ کر کے بجٹ وقت کے اندر تیار کیا جا سکے۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقوں کی دفتر اول اور دفتر دوم کی مکمل فہرستیں جس قدر جلد ہو سکے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روانہ فرما دیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

## اعلان برائے حصہ داران سٹار ہوزری

(۱) اس سے پیشتر سٹار ہوزری کے حصص فروخت کرنے کے متعلق پریذیڈنٹ صاحب کے اعلان ہونے کے باوجود سابقہ ممبران نے ماسوا چند ممبران کے مزید حصص خریدنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے۔ اس لئے میں دوبارہ سابقہ ممبران کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنے سابقہ حصص کے مطابق اور نئے حصص خرید نہ کئے۔ تو ان کے حصص ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ ہم نے ہر صورت میں موجودہ الاٹ شدہ فیکٹری کو چلانے کی کوشش کرنی ہے۔ اس لئے سابقہ حصہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حصص مزید خرید کریں۔ اور دیگر دوستوں کو بھی سٹار ہوزری کے حصص خرید کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اگر ہمارا سرمایہ کا انتظام ہو گیا۔ تو موجودہ ہوزری یقیناً پہلے کی طرح کامیاب ہو گی۔ اور ممبران کو زیادہ سے زیادہ منافعہ حصص پر دیا جا سکے گا۔ اگر اپنے حصہ داران میں سے کسی دوست نے ہوزری کو چلانے کے لئے حصص کے علاوہ سرمایہ لگا کر منافعہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو ہمیں مجبوراً غیر حصہ داران سے سرمایہ حاصل کر کے ہوزری کو چلانا پڑے گا۔ بعد میں کسی حصہ دار کو شکایت کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ کہ ممبران کے علاوہ دیگر اشخاص کیوں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(۲) سٹار ہوزری کے اکثر حصہ داران کے سابقہ ایڈریس تقسیم ملک کی وجہ سے تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے سب احباب اپنے موجودہ مستقل ایڈریس اور خرید شدہ حصص جن پر ان کو ڈویڈنڈ ملتا رہا ہے مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر آگاہ کریں۔ تاکہ نیا ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔

(۳) اس کارخانہ کا مال گرم سویٹر بنیان بازار سے سستے داموں اب آپ ہم سے آئندہ خرید فرمائیں۔

(میاں) اکبر علی جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ ۱۰ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

**ضرورت** دفتر الفضل کے لئے مستعد محنتی دیانت دار دفتریوں کی ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کے خواہشمند واقف کار اپنی درخواستیں امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی سفارش و تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا میں ۱۳۱/۱ تک بھجوا دیں۔ یا خود ملیں۔ (مینیجر)

## درخواستہائے دعاء

(۱) ایک درویش بھائی بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) میرے چھوٹے بھائی عزیز سید عبد الرحیم کی کامیابی کے لئے بزرگان سے دعا کی درخواست ہے وہ امسال میٹرک امتحان دے رہے ہیں۔ سید احمد حسین مولوی فاضل ۱۲ ٹیمپل روڈ لاہور۔

(۳) خاکسار کے والد صاحب چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۴) عرصہ دو ماہ سے میری لڑکی مبارکہ بیگم پھوڑا کے زخم سے بیمار ہے۔ دو دفعہ میو ہسپتال میں اپریشن ہو گیا ہے ابھی تک کوئی آرام نہیں آیا۔ بزرگان سلسلہ اس کیلئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اکبر علی ۱۷ ناصر روڈ لاہور۔

### بقیہ لیڈر صفحہ ۳

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ "مرزا صاحب عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں مہمانوں سے ملنے کی فرصت نہیں ملتی" مگر یہ **مزاحیہ جملہ** "ایمان" اور "تصدیق" کے مترادف نہیں۔ اس کے علاوہ یہ واقعہ مرزا صاحب کے مسیح بننے سے انیس بیس سال پہلے کا ہے۔ اس لئے یہ کوئی صداقت کی دلیل نہیں ہے"۔ (زمیندار ۱۱ جنوری ۱۹۵۱ء)

اول غور فرمائیے "زمیندار" کے اس فکاہات نگار نے جوشِ جگت نویسی میں مولوی اختر علی صاحب کے جدِ امجد اور مولوی ظفر علی خان صاحب کے والد ماجد کی شان میں کیا بات کہہ دی ہے۔ کہ گویا منشی سراج الدین صاحب موسس زمیندار نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر "زمیندار" کے موجودہ بازاری قسم کے جگت باز فکاہات نگار کی طرح اس وقت بھی "زمیندار" کے فکاہات کے کالم میں نعوذ باللہ جگت بازی کی تھی۔ گویا وہ بھی نعوذ باللہ کوئی مولوی نما مسخرہ تھے۔ ہم تو ان کی اتنی عزت کریں کہ ان کو بطور شاہد صادق کے پیش کریں۔ اور ان کو ایک سنجیدہ دیندار نیک انسان بیان کریں۔ اور یہ ان کی اولاد ہے کہ نعوذ باللہ آپ پر مزاح نویسی کا الزام تراشتے ہوئے کچھ بھی تردد محسوس نہیں کرتی ہمیں معلوم نہیں کہ احمدی مکتوب نویس نے مولوی اختر علی صاحب کو کیا لکھا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم نے کبھی یہ نہیں لکھا کہ منشی سراج الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کبھی ایمان لائے تھے۔ یا وہ آپ کے دعوئے مسیحیت کے مصدق تھے۔

یہ بات کہ آپ نے اپنی تحریر میں ۱۸۷۲ء یا ۱۸۷۴ء کا ذکر کیا ہے۔ تو یہ تو اور بھی مرزا صاحب کی صداقت پر دلالت کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منشی صاحب کو آپ کے دعوئے مسیحیت کی وجہ سے اختلاف تھا۔ ورنہ آپ کی وفات تک وہ آپ کو بڑا نیک اور عبادت گزار ہی سمجھتے تھے۔ دوسرے وہ آپ کے دعوئے مسیحیت کے پہلے کی شہادت پیش کر رہے ہیں کہ آپ بڑے نیک تھے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی شہادت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ قبل دعوے کی شہادت کو تو قرآن کریم نے بھی صداقت کا ثبوت بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ خود سیدنا ختمی مآب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔

سو منشی سراج الدین صاحب کی یہ شہادت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اسی قسم کی ہے۔ اور ہم آپ کے نہائت ممنون ہیں کہ انہوں نے باوجود اس کے کہ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔ آپ کے تقوےٰ اور عبادت گذار ہونے کی شہادت دی ہے۔ جو قیامت تک احمدی مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور منشی سراج الدین صاحب کی صدق بیانی کے ثبوت کے طور پر فخر سے پیش کرتے رہیں گے جو شخص اسکو مزاحیہ جملہ کہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اس نیک انسان پر اتہام باندھنے والا کوئی نہیں ہو سکتا ہم مولوی اختر علی خانصاحب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے فکاہات نگار کی کچھ تو نگرانی فرمائیں۔

بازی بازی بار لیش بابا ہم بازی

مولوی اختر علی خان صاحب نے اپنے فکاہات نویس کو احمدیوں کے بزرگوں کے خلاف استہزا کی جو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ تو کیا یہ بات ان کی [illegible]



## غیر ملکی صحافی احمدیہ دار التبلیغ کراچی میں

مورخہ ۱۳/۱/۵۱ کی شام کو ۶ بجے مکرم جناب ملک عمر علی صاحب وکیل التبشیر کی تحریک پر چند غیر ملکی جرنلسٹ اصحاب کی ایک پارٹی کو جو دو جرمن۔ ایک ڈچ اور ایک ڈچ خاتون پر مشتمل تھی۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی کوٹھی پر چائے پر مدعو کیا گیا۔ جناب چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے جماعت کے عہدیداران کا معزز مہمانوں سے تعارف کرایا اور اس کے بعد سب احباب نے چائے نوش فرمائی۔ یہاں آنے سے قبل مکرم چوہدری احمد جان صاحب معزز مہمانوں کو ان کی خواہش پر ریڈنگ روم۔ احمدیہ ہال اور مسجد دکھلانے کے لئے اپنے ہمراہ لے گئے۔ جہاں مکرم مولوی عبد المالک صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ پارٹی نے ہر دو مقامات کے فوٹو لئے۔

چائے کے بعد آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے تقریباً نصف گھنٹہ تک پارٹی کو مؤثر پیرایہ میں تبلیغ کی۔ اور اسلامی تعلیم کے فضائل اور برتری پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ نیز معزز مہمانوں کے سوالات کے مکمل جواب دئیے۔ جماعت کی طرف سے ٹیچنگ آف اسلام۔ نیو ورلڈ آرڈر اور دیباچہ قرآن کریم انگریزی کی کاپیاں مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔

حاجی الحسن عطا امیر جماعت احمدیہ کماسی (افریقہ) اور عبد اللہ حی (چینی ترکستان) بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

(خاکسار عبد الحمید سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی)

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۳ جنوری ۱۹۵۱ء

# کیا حکومت کوئی مؤثر اقدام کریگی؟

(۲)

احمدیوں کے قافلہ قادیان کے متعلق روزنامہ "زمیندار" نے پاکستانی احمدیوں کے خلاف عوام مسلمانوں میں جذبہ نفرت ابھارنے کے لئے جو کذب بیانیاں کی ہیں، ہم اس کی قلعی "الفضل" میں کھول چکے ہیں۔ اور ثابت کر چکے ہیں کہ کسطرح یہ روزنامہ جس کا مدیر مسئول پی۔ این۔ ای سی کا صدر بھی ہے۔ اور حکومت کی طرف سے جو ایڈوائزری کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس کا ممبر بھی ہے۔ ایک ایسی جماعت کے خلاف جو پاکستان کی نہایت وفادار ہے ملک میں انتشار پھیلانے اور لاقانونی کا دور لانے کی دیدہ دانستہ کوشش کر رہا ہے۔

حکومت کو اور مسلمانانِ پاکستان کو معلوم ہے کہ روزنامہ "زمیندار" پہلے بھی کئی بار اپنی ایسی ہی بدعنوانیوں کی وجہ سے حکومت سے معافیاں مانگ چکا ہے۔ لیکن ہر بار معافی مانگنے کے چند ہی دن بعد وہ پھر وہی بدعنوانیاں شروع کر دیتا ہے کیونکہ اسکو یقین ہو چکا ہوا ہے کہ جھوٹی قسمیں کھا کر وہ ہر بار بچ سکتا ہے۔ اور آجکل تو اسکو یہ غلط فہمی بھی ہو گئی ہوئی ہے۔ کہ حکومت اس کی بدعنوانیوں کو ضرور برداشت کرلے گی۔ اسکو یقین ہے کہ چونکہ مدیر مسئول پی۔ این۔ ای۔ سی پنجاب کا صدر ہے۔ اور ایڈوائزری کمیٹی کا بھی ممبر ہے اور ایڈوائزری کمیٹی کے دوسرے ممبر بھی بوجہ اس کے پی۔ این۔ ای۔ سی کا صدر ہونے کے اس کی مخالفت کم ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس کے کالم نگاروں کے بے راہ رو قلم کو روکنے کی کسی کو ہمت نہیں ہے۔ اور ملک اور قوم میں جتنا بھی انتشار پھیلانے والا پروپیگنڈا وہ کر سکے اس کے لئے سب کچھ جائز اور روا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ چونکہ پنجاب کے صحافیوں نے مولوی اختر علی صاحب پر اعتبار کیا تھا۔ اور اسکو پی۔ این۔ ای سی کا صدر منتخب کر لیا تھا۔ اور حکومت نے اس کی گزشتہ معافی طلبیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اسکو ایڈوائزری کمیٹی میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ وہ نہ صرف پی۔ این۔ ای سی کا وقار قائم کرتا بلکہ حکومت کا شکر گزار ہوتا اور ملک میں انتشار پھیلانے والی باتوں سے پرہیز کرتا۔ تاکہ اس کی مثال کا دوسروں پر بھی اچھا اثر پڑتا۔ مگر یہ کتنی حیرت ہے کہ خود صحافیوں کی انجمن کے اس صدر اور ایڈوائزری کمیٹی کے اس معزز رکن کا روزنامہ الٹا ان باتوں کی نہایت بری مثال پیش کر رہا ہے۔ جن باتوں کو روکنا اس کا فرض اولین تھا۔ اور جو ملک و قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور سخت نقصان پہنچانے والی اور جو صحافت پنجاب کو داغ لگانے والی ہیں۔

لیکن حکومت آخر حکومت ہے ملک کے مفاد اور مصالح کے مقابلہ میں اس کے نزدیک کوئی بھی لاڈلا نہیں ہے۔ کیونکہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایسے تمام عناصر کا قلع قمع کرے۔ جو ایسے نازک وقت میں پاکستانیوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ایک فرض شناس حکومت کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی اپنی پوزیشن کا خواہ کسی طرح اسکو حاصل ہو گئی ہو ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک میں ایسی فضا پیدا کرنے کی جرأت کرے کہ جو ملک میں لاقانونی کو پرورش کرنے والی ہو۔ اس لئے روزنامہ "زمیندار" کو کوئی ایسا وہم ہے تو جتنی جلد ہو سکے اس کو یہ وہم سر سے نکال دینا چاہیئے۔ کوئی حکومت کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اگر اس نے کسی پر کچھ اعتماد ظاہر بھی کیا ہے۔ تو وہ اس اعتماد کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ایسی بدعنوانیاں کرنے لگے جو اس کے نظم و نسق میں مخل انداز ہوں گی۔ کوئی حکومت بڑے سے بڑے معتمد کے لئے بھی اپنے اولین فرائض کو فراموش نہیں کر سکتی۔

(۲)

ہمارا خیال تھا کہ مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر روزنامہ "زمیندار" اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرے گا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ان حقائق کی بصیرت اسکو حاصل نہیں ہوئی۔ اور وہ اپنی عادت کے مطابق "معافی" مانگنے کے مرحلہ تک ضرور پہونچنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۲ جنوری کے فکاہی کالم میں پھر اپنی عادت مستمرہ کے مطابق اپنی کذب طرازی کا ایک اور نمونہ پیش کیا ہے۔ روزنامہ "زمیندار" کا ابو الموضوعات لکھتا ہے۔

"پاکستان کے ۹۷ "مرزائیوں" کو قادیان جانے کی سہولت عطا ہوئی۔ مگر ان یاتریوں نے جج کا جج اور بنج کا بنج کی حکمت عملی کو کار فرما رکھ کر اس رعایت کی مٹی پلید کی۔ تیرہ ہزار روپے کا مال جس کی برآمد بروئے قانون ممنوع تھی اپنے بستروں اور مصلوں میں چھپا کر لے آئے۔" (زمیندار ۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء)

"زمیندار" نے اس کذب طرازی سے نہ صرف پاکستانی احمدیوں کے خلاف پاکستان کے عوام کو مشتعل کرنے کی ناپاک سعی کی ہے بلکہ حکومت پاکستان پر بھی الزام لگایا ہے کہ اس نے اتنے بڑے جرم کی کہ قانوناً ممنوع مال پاکستان میں لانے کی کوشش کی گئی تھی۔ ابھی تک کوئی تحقیقات نہیں فرمائی۔ اور ملزموں سے کوئی باز پرس تک نہیں کی۔ کیا یہ حکومت پاکستان کا فرض نہیں ہے کہ وہ زمیندار کے اس الزام کی پوری پوری تحقیقات کرے۔ اس کی تحقیقات کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ جو چیزیں ہندی کسٹم والوں نے بالکل ناجائز طور پر رکھ لی ہیں۔ اس کی فہرست موجود ہو سکتی ہے۔ اور یقیناً ہندی کسٹم والوں کے پاس وہ مال بھی موجود ہو گا۔ حکومت کو تحقیقات پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس مال میں ایک پیسہ کی بھی ایسی چیز نہیں ہے۔ جسکو تجارتی مال کہا جا سکے۔ ہندی کسٹم والوں نے محض اس ضد سے کہ احمدیوں نے آتے ہی نماز شروع کر دی تھی۔ کیونکہ ظہر کا وقت تھا قافلہ کو تنگ کیا۔ اور کئی گھنٹے اس کو ناجائز طور پر روک رکھا۔

"زمیندار" کا یہ جھوٹا الزام ایسا ہے کہ جو نہ صرف پاکستانی حکومت پر آتا ہے۔ بلکہ دونوں حکومتوں کے مابین قافلوں کی آمد و رفت پر بھی بری طرح اثر انداز ہو سکتا ہے۔ "زمیندار" نے یہ جھوٹا الزام لگایا ہے کہ نعوذ باللہ احمدی قافلہ والے پندرہ ہزار کا ایسا مال جس کی برآمد قانوناً ممنوع تھی بستروں وغیرہ میں چھپا کر لا رہے تھے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ خواہ پاکستانی حکومت پر یہ الزام اثر انداز ہو یا نہ ہو۔ پھر بھی حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ کہ چونکہ "زمیندار" پاکستان کے وفادار شہریوں پر ایک جھوٹا الزام لگا رہا ہے۔ جس سے ان کے خلاف پاکستان کے عوام میں نفرت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو ملک میں انتشار پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ وہ اس الزام کی پوری پوری تحقیقات کرے۔ تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح "زمیندار" نے قافلہ کے متعلق اپنے کارخانہ موضوعات میں پہلے جھوٹی باتیں تراشی ہیں یہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ تاکہ حکومت کو معلوم ہو جائے کہ پی۔ این۔ ای۔ سی کے صدر محترم اور ایڈوائزری کمیٹی کے ایک معزز رکن کا روزنامہ کس کس انداز سے کذب طرازیاں کر کے ملک کی ایک وفادار جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ جو یقیناً ملک و قوم کے مفاد کے منافی ہی نہیں بلکہ تخریب کے مترادف ہے۔

(۳)

جناب مظفر احسانی روزنامہ ... مدیر محترم پی این ای سی کے جنرل سیکرٹری ... ایڈوائزری کمیٹی کے معزز رکن نے ایڈوائزری کمیٹی کے دفاع میں ایک بیان اخباروں میں شائع کیا ہے۔ اس میں جناب موصوف نے فرمایا ہے کہ ایڈوائزری کمیٹی ہر بے راہ رو اخبار نویس کے قلم کو پکڑے گی۔ عرض ہے کہ کیا وہ "زمیندار" کے اس المحدیث افتراء تراش کالم نویس کے قلم کو پکڑ سکتی ہے؟

(۴)

پھر مسلم لیگ کے زعماء کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ کیا ایسا اخبار حقیقی طور پر مسلم لیگ کے وقار کو کوئی تقویت پہونچا سکتا ہے۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ اگر قائد اعظم آج زندہ ہوتے تو کیا وہ ایسے اخبار نویسوں کو اتنی ڈھیل دیتے مولوی ظفر علی خان ایسے لوگوں کو اگر وہ حدود کے اندر رکھنے میں کامیاب نہ ہوتے۔ تو کیا مسلمانوں میں وہ شاندار اتحاد قائم ہوتا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان قائم ہوا۔ پس کیا اب پاکستان کے استحکام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسے اخبار نویسوں کو حدود کے اندر رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اور ان کو ایسی حرکات سے باز رکھا جائے۔ جو مسلم لیگ کی صفوں میں بھی انتشار پھیلانے والی ہیں۔ اور اس کے اثر کو گزند پہونچا رہی ہیں۔

## بازی بازی باریش بابا ہم بازی

چندروز ہوئے ہم نے منشی سراج الدین صاحب والد ماجد مولوی ظفر علی خان صاحب اور جد امجد مولوی اختر علی خان صاحب مدیر مسئول و وارث روزنامہ "زمیندار" کا ایک حوالہ "الفضل" میں شائع کیا تھا۔ جس میں منشی صاحب موصوف نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی دینداری کی تعریف کی ہے۔ اور اپنی چشم دید شہادت دی ہے۔ کہ آغاز جوانی اور ادھیڑ عمر دونوں میں آپ عبادت گزار تھے۔

کسی احمدی نے "زمیندار" کی احمدیت کے خلاف موجودہ فتنہ طرازیوں کے متعلق مولوی اختر علی خان صاحب کو ایک شکائتی خط لکھا ہے اسپر "زمیندار" کے حافظ قرآن المحدیث فکاہات نگار فرماتے ہیں۔

مولوی سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ (موسس زمیندار) مرزا کی نبوت پر کبھی ایمان نہیں لائے۔ وہ ایک مرتبہ ۱۸۷۲ء یا ۱۸۷۴ء میں قادیان ضرور گئے۔

(باقی دیکھیں صہ ۲ کالم ۳-۴)

# الٰہی جماعتیں دنیاوی لحاظ سے یتیم ہی نظر آیا کرتی ہیں

(از صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ)

ایک دن جبکہ میں سکول سے واپس آرہا تھا میری نظر اخبار کی اس سرخی پر پڑی کہ "مرزائی یتیم ہو گئے" یہ پڑھنے سے میرے دل پہ ایک چرکا سا لگا کہ دیکھو دنیا میں کس قدر فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور دنیا بتدریج قسمع محمدی سے دور ہوتی جارہی ہے حالانکہ بنی نوع انسان کا قدم دین الٰہی کی طرف بڑھنا چاہیے تھا۔ کیونکہ بعثتِ مسیح موعود ہو چکی ہے اور وہ بشارات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھیں (جن میں چند ایک آگے جا کر بیان کروں گا) اور وہ علامات جو بعثتِ مسیح موعودؑ کے وقت میں ظاہر ہونی تھیں وہ آفتاب کی مانند ظاہر و عیاں ہو چکی ہیں اور سوچا سمجھا انسان ان درخشاں نشانات کو دیکھ کر ان کا منکر نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ اشخاص ان کھلے دلائل اور براہین کے باوجود حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے خلاف الزامات لگا رہے ہیں اور بہتان تراش رہے ہیں۔

یہ سنتِ الٰہی چلی آئی ہے کہ جب کبھی خدا تعالےٰ کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو لوگ ہمیشہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ چنانچہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حق کا علم بلند کیا تو آپ کی قوم نے آپ سے بہت برا سلوک کیا۔ یہ خدا تعالےٰ کا نام لیوا بندہ صرف لوگوں کو بت پرستی سے ہٹا کر ان کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ کی قوم نے اس تعلیم کے اعلان پر آپ کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں دھکیل دیا۔ یہ خدا رسیدہ بندہ اطمینان و مسرت کے راگ الاپتا رہتا ہے۔ پھر خدائی قدرت کو دیکھو کہ وہ کس طرح ان دہکتے ہوئے کوئلوں کو گلزار بنا دیتا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر نظر ڈالو۔ کہ ایک غریب خاندان میں لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اس کی والدہ فرعون کے ڈر سے اس کو صندوق میں بند کر کے دریا کی اٹھتی ہوئی لہروں کے سپرد کر دیتی ہے اور ماں کی ممتا خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتی ہے پھر جب یہ بچہ جوانی کے دور میں قدم رکھتا ہے اور مملکت کے کسی جرم سے خائف ہو کر بھاگ نکلتا ہے مگر خدا اس کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ دوبارہ فرعون کی حکومت میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت خدائی نور میں دھلا ہوا ہوتا ہے اور برسرِ دربار فرعون کو للکارتا ہے کہ میں خدائی ایلچی ہوں میرے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دو۔ مگر فرعون حکومت کے نشے میں مدہوش کہتا ہے موسیٰ! میرے ٹکڑوں پہ پلنے والا شخص ذرا ہوش سے بات کر۔ مگر موسیٰ وہ تھا جو کبھی سلطنت کے کسی جرم سے ڈر کر روپوش ہو گیا تھا

اب کس بہادری کے ساتھ بنی اسرائیل کو لے کر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ ادھر فرعون اپنے جرار لشکر کو ساتھ لے کر حضرت موسیٰؑ کو نیست و نابود کرنے کے واسطے جاتا ہے اور بنی اسرائیل ڈر سے سہم جاتے ہیں۔ مگر حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ۔ یعنے خبردار گھبرانے کی ضرورت نہیں میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ میرے لئے خود رستہ بنائے گا۔

اب حضرت مسیح کا نظارہ دیکھو۔ ایک غریب عورت کے ہاں اللہ تعالےٰ کی خاص حکمت سے بچہ پیدا ہوتا ہے جو کہ بے بیاہی ہے۔ اور لوگ اس عجیب و غریب ولادت پہ چہ میگوئیاں کرتے ہیں پھر یہی بچہ روح القدس سے نصرت پا کر خدا کا نام بلند کرتا ہے۔ مگر یہود غیظ و غضب سے بھر جاتے ہیں اور اسے آخر کار صلیب پہ لٹکا دیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ اس کی مدد کو آتا ہے اور اسے اس ذلیل موت سے نجات دلاتا ہے۔

پھر سب کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے وجود باجود کی طرف دیکھو۔ قریش کے ایک غریب مگر معزز خاندان کے گھر میں ایک لڑکے کی ولادت ہوتی ہے۔ پھر یہ بچہ چالیس سال کی عمر میں خدائی حکم کے ماتحت نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر عرب کی وحشی قوم طرح طرح کے ظلم ڈھاتی ہے۔ کبھی عرب کے تپتے ہوئے ریگستانوں میں بھگایا جاتا ہے اور کبھی پتھراؤ کر کے لہو لہان کیا جاتا ہے۔ مگر آپ اپنے دین پہ چٹان کی طرح پر قائم رہتے ہیں۔

پس جب کبھی کوئی نذیر آتا ہے تو لوگ ہمیشہ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور تاریکی میں چھپے ہوئے دشمن چاروں اطراف سے اس پہ حملہ آور ہوتے ہیں۔ مگر وہ روحانی مشعلیں منور کر کے تمام تاریکیوں کو نورانی کر دیتا ہے۔

افسوس کہ ان واضح مثالوں کو دیکھتے ہوئے بھی مخالفین ہم پہ ظلم توڑتے ہوئے اور ہمیں کافر کہتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے اور نہیں دیکھتے کہ وہ کن لوگوں کے نقشِ قدم پہ چل رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ طرح طرح کے بہتان اور افترا باندھتے ہیں اور ظلمت کے تاریک بادلوں میں گھرے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ آزاد اخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس عنوان سے یہ مضمون شائع کیا ہے کہ

"مرزائی یتیم ہو گئے"

اور لکھا ہے۔ مبلغین احرار سینکڑوں دلائل پیش کرتے کہ مرزا صاحب کے لٹریچر سے بڑا دیا حوالہ جات

کے انبار لگائیں کہ مرزائی قوم انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے مگر یہ لوگ آسانی سے تسلیم نہیں کرتے مگر یقین نہ آئے تو خلیفہ صاحب کا وہ افتتاحی خطاب جو بڑے دنوں کی تعطیلات میں خلیفہ صاحب نے ربوہ کی سالانہ کانفرنس میں ارشاد فرمایا تھا مطالعہ فرمائیے آپ نے فرمایا۔ میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں ابھی دعا کروں گا کہ ہمارے لئے جس قسم کی مشکلات اور حالات ہیں کسی دوسری قوم کو پیش نہیں آ رہے۔ ہماری حالت اس یتیم کی سی ہے جس کے نہ صرف ماں باپ مرگئے ہوں بلکہ جس کا کوئی عزیز یا رشتہ دار بھی باقی دنیا میں نہیں رہا۔ کوئی قوم اسے منہ لگانے کے لئے تیار نہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اس سے خوش خلقی کے لئے تیار نہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اس سے محبت سے ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار نہیں اور ہم جب سوچتے ہیں تو ہمیں کوئی بھی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ عداوت کی جاتی ہے اور جس کی وجہ سے ہم سے بغض و کینہ رکھا جاتا ہے۔ ہم نے کسی کا مال نہیں مارا بلکہ جب دوسرے لوگ مال لوٹتے ہیں تو ہم دوسرے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ ظلم کرتے ہیں تو ہماری جماعت کے لوگ الا ماشاء اللہ رحم اور ترس سے کام لیتے ہیں۔

اب افسوس صد افسوس ان لوگوں کے دماغوں پر کہ مضمون کا مفہوم کہاں سے کہاں لے گئے اور اس کا مطلب یہ نکال لیا کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مطلب تو یہ تھا کہ جب کبھی خدا کسی جماعت کو اپنا جھنڈا دے کر کھڑا کرتا ہے تو ہمیشہ بنی نوع انسان اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ صرف یہی کہتے ہیں کہ تم خدا اور اس کے رسول پہ ایمان لے آؤ۔ مگر اس کی قوم بلکہ ساری دنیا اس کو تباہ کرنے کے لئے امنڈی چلی آتی ہے۔ اس وقت دنیاوی لحاظ سے اس کی حالت ایسے یتیم کی سی ہوتی ہے جس کے نہ صرف ماں باپ مرگئے ہوں بلکہ عزیز و اقارب سے بھی اس کا دنیا میں کوئی باقی نہ رہے گویا وہ یتیم ہو جائے مگر ہمارا خدا زندہ ہے جس نے ابراہیم کے لئے آگ کو ٹھنڈا کیا اور حضرت نوحؑ کو زبردست سیلاب میں سے بچا لیا جبکہ آسمان بھی پانی برسا رہا تھا اور زمین بھی پانی اگل رہی تھی اور جس نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرب کے وحشی قبائل میں نہ صرف مقبول کیا بلکہ عرب و عجم کے رہنے والوں کے دلوں کو بھی موم کر دیا۔ یہی خدا ہمیں بھی دنیا پہ غالب کرے گا۔ اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے روحانی باپ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) آج بھی زندہ ہیں اور تا قیامت زندہ رہیں گے۔ کیونکہ جب عام مومن کبھی نہیں مرتا تو نبیوں کا سردار کس طرح وفات پا سکتا ہے۔ مگر احرار یہ الفاظ لکھتے ہوئے ڈرتے نہیں کہ انہوں نے خدا کی قائم کردہ جماعت اور

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد پہ افترا باندھا اور انہیں لاوارث چیز قرار دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو تکلیف پہنچائی۔ پس احرار کے یہ الفاظ خدائی نوٹ بک میں لکھے جا چکے ہیں اور ان کا مقدمہ آسمانی عدالت میں پیش ہے۔ احرار نے اپنے لئے فضل اور رحمت کے دروازے بند کر دئیے اور کذب بیانی اور افترا سے کام لے کر جن پھولوں کو اپنے دامن کی زینت کے لئے منتخب کر رہے ہیں یہی پھول کانٹے بن کر ان کے دامن میں الجھ جائیں گے اور وہ جس نیلگوں آسمان سے باتیں کرنے والے ایوانوں میں سنہری سپنے دیکھ رہے ہیں وہ تصوری محلات ریت کے تودہ کی طرح گر کر پیوست خاک ہو جائیں گے۔

تاریخ اسلام کی طرف نظر ڈال کر دیکھ لو جن لوگوں نے کبھی مسلمانوں میں فساد ڈال کر آپس میں لڑوانا چاہا۔ اور دشمن کے چند ٹکڑوں کے عوض اپنے ضمیر فروخت کر دئیے اور وہ اپنی عزت پر نہ اترنے والا دھبہ لگا گئے اور کوئی بھی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوا

پس احرار کذب بیانی اور افترا سے کام لے کر لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کا قدم تحت الثریٰ کی طرف بڑھ رہا ہے اور یہ قدم بقدم ظلمت کے عمیق گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں۔ انہیں لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ یہ لوگ بہرے ہیں گونگے ہیں اور اندھے ہیں اور خدا سے ملنے کی امید نہیں رکھتے۔ احرار بھی صداقت اور خدا کے دین سے بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔

اے جماعت احمدیہ کے بہادر سپوتو! روحانی افواج کو پکار دو جو تمہارے لئے عرش پہ تیار کھڑی ہے۔ آؤ ہم مل کر دعا کریں کہ بصد عجز و انکسار خدا کے حضور پکاریں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے کان جو بہرے ہیں سننے لگ جائیں تا کہ خدا کی اصلی تعلیم پہ عمل پیرا ہو سکیں اور گنگ زبانیں کھل جائیں تا کہ یہ لوگ اور لوگوں کے لئے شمع ہدایت بن سکیں۔ اور قوت بینائی دوبارہ آجائے تا کہ خدا کے روحانی انوار اور اثمار کو دیکھ سکیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خدا کا عذاب یا قہر نازل ہو۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہماری طرح ان کو بھی اپنے دامنِ رحمت میں لے لے۔ یہ راستی سے بھٹکے ہوئے مسافر اپنی منزلِ مقصود کو پالیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت دیدیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں پس جب ہدایت اور گمراہی دونو خدا کے ہاتھ میں ہیں تو ہم دشمن کیلئے بھی گمراہی کیوں مانگیں۔ لیکن سنت اللہ کے ماتحت ضروری ہے کہ وہ خود بھی ہدایت پانے کیلئے کوشش کریں کیونکہ خدا فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انگریزی حکومت!

## مدیر "الاعتصام" کے اعتراض کا ناقابل تردید جواب!!



اخبار "الاعتصام" کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے "جدت پسند" ہونے کا ادعا کرتے ہوئے بڑے طمطراق سے ایک بوسیدہ اور پیش پا افتادہ اعتراض دہرایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"ہمارے اعتراض کی نوعیت یہ ہے کہ حکومت ظالم ہو اور اس کو بدلے بغیر کار و بار نبوت کی تکمیل نہ ہو سکتی ہو۔ اس صورت میں انبیاء کے منصب کا اولین تقاضا یہ ہوتا ہے کہ اس کو ختم کیا جائے اور ایسی آب و ہوا مہیا کی جائے۔ جس میں ایمان کا شجر طوبیٰ پنپ سکے۔ ہمارے اعتراض سے بچاؤ کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں یا تو یہ فرض کیا جائے کہ انگریز کی حکومت عدل و انصاف کی حکومت تھی اور ہمارے فکر و عمل پر اس طرح اثر انداز نہیں تھی کہ اس کا ہٹانا ضروری ہو۔ اور یا یہ مانا جائے کہ مرزا صاحب کی نبوت نبوت نہیں۔ محض ایک ڈھونگ تھا جو رچایا گیا (معاذ اللہ) تیسری کوئی صورت نہیں"۔

(الاعتصام ۱۲ جنوری ۱۹۵۰ء)

یہ کوئی نیا یا انوکھا سوال نہیں جو اہلحدیثوں کے ترجمان کو ہی سوجھا ہو لیکن ہمیں اس پر زور دے کر ان کی اس خوشی کو کم کرنا مقصود نہیں جو وہ اپنے آپ کو "جدت طراز" کہہ کر ظاہر کر رہے ہیں۔ مدیر "الاعتصام" ہم پر یہ بھی پابندی لگا رہے ہیں کہ:-

"حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال سے غلط استدلال نہ کیا جائے"

لیکن جناب! کیا صحیح استدلال سے تو کوئی روک نہیں؟ فرمائیے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت کی فرعونی حکومت عدل و انصاف کی حکومت تھی؟ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کے پیروؤں کے فکر و عمل پر اس طرح اثر انداز نہیں تھی۔ کہ اس کا ہٹانا ضروری ہو؟ اگر آپ کے نزدیک وہ حکومت ایسی نہ تھی۔ تو فرمائیے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کیونکر نبی قرار دے سکتے ہیں۔ جو اس حکومت سے تعاون کرتے رہے؟

بات مختصر یوں ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت کی فرعونی حکومت اور حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت کی رومی گورنمنٹ کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کی انگریزی حکومت سے کر لیا جائے۔ تو انبیاء کے رویہ کا فیصلہ ہو جاتا ہے یوں تو نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار گزرے ہیں اور سب کے حالات و کوائف ہمارے سامنے نہیں تا استقراء سے کوئی قاعدہ کلیہ مرتب کیا جا سکے۔ اور شاید مدیر "الاعتصام" کی "جدت پسندی" اس طول عمل اور لمبی تحقیق کے لئے تیار بھی نہ ہو اس لئے ہم جواب میں اور بھی مختصر راستہ اختیار کرتے ہیں۔

ہم انگریزی حکومت کو ملائکہ یا خلفاء کی حکومت نہیں سمجھتے۔ وہ ایسے عام انسانوں کی حکومت تھی۔ جو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے دُور دراز سے آکر سر زمین ہند پر حکمران ہو گئے تھے۔ لیکن آیت قرآنی اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء کے مطابق سکھوں کے مظالم سے رہائی کے لحاظ سے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اس وقت وہ برکت کا موجب تھی۔ اور ایسی حکومت کی مذہبی آزادی۔ حسن انتظام اور قیام امن کا مسلمانوں پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے اندریں صورت مدیر "الاعتصام" کے مسلمہ کے مطابق ان کا اعتراض خود بخود باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ ہاں وہ یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ انگریزی حکومت ایسی تھی اس مطالبہ کا جواب ہم اپنی طرف سے نہیں دینا چاہتے۔ اور نہ ہی کسی حنفی یا شیعہ بزرگ کا قول پیش کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس مطالبہ کا جواب ہم اہلحدیث کے مسلّم بزرگ اور مدیر "الاعتصام" کے واجب الاحترام عالم جناب محمد حسین صاحب بٹالوی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

الف "اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں"

(رسالہ اشاعت جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲)

ب "امن عام اور حسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ کی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص کر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں۔ (روم ایران۔ خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲)

ج "مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنے جہاد کے لحاظ سے بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہیں سمجھا۔ بلکہ اسکو بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد خیال کر کے اس میں شمولیت اور اس کی معاونت کو معصیت قرار دیا"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۸)

د "اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷)

مدیر "الاعتصام" ان چار حوالہ جات کو مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں۔ کہ انگریزی حکومت کیسی تھی؟

جب اہل حدیثوں کے نزدیک انگریزی حکومت کی مخالفت از روئے اسلام حرام تھی۔ وہ اہل حدیثوں کے نزدیک قابل فخر تھی۔ از بس غنیمت تھی۔ سب اسلامی سلطنتوں سے بڑھ کر قابل فخر تھی۔ اور اہل حدیث مسلمان سلطنتوں کی بجائے انگریزی سلطنت کی رعایا بننا پسند کرتے تھے۔ اس سلطنت کا مقابلہ کرنا معصیت قرار دیتے تھے۔ تو آج کس منہ سے ایک اہل حدیث اخبار مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے انگریزی سلطنت کا مقابلہ کیوں نہیں کیا؟ اے لوگو! کچھ تو خدا ترسی اور انصاف سے کام لو کیا کسی اہلحدیث کے پاس اس کا جواب ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی سلطنت سے لڑائی شروع کر دیتے۔ تو آپ لوگ ہی یہ نہ کہتے کہ یہ ارتکاب معصیت اور حرام ہے۔

مدیر "الاعتصام" ذرا سوچ کر جواب دیں!!

---

## ایک درویش کا گم شدہ عزیز

عزیزم خالد سعید احمد ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش قادیان امسال فرسٹ ایر تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوا تھا۔ اور گرمیوں کی تعطیلات کے بعد کالج حاضر ہونے کے لئے اپنے گاؤں واقع ضلع لائلپور سے مورخہ ۱۱ اکتوبر کو روانہ ہوا تھا۔ لیکن عزیز کالج نہ پہنچ سکا۔ کافی انتظار کے بعد اس کی تلاش شروع کی گئی۔ لیکن بے سود۔

گھر سے اس طرح خاموش چلے جانے کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہو سکی۔ گھر میں کسی سے ناراضگی بھی نہیں تھی۔ البتہ گاؤں میں احمدیت کی وجہ سے مخالفت ضرور تھی۔ اور آئے دن عزیز کو جانی نقصان پہنچانے کے گم نام خط موصول ہوتے رہتے تھے۔ اندیشہ ہے کہ کسی دشمن نے جانی نقصان نہ پہنچایا ہو۔ واللہ اعلم

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک تو عزیز کی خیریت کے لئے دعا فرماویں۔ دوسرے اگر کسی دوست کو کچھ پتہ لگ سکے تو مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرماویں۔ اگر عزیز خود اس اعلان کو پڑھے تو وہ جلدی واپس گھر آجائے۔ کیونکہ اسکی والدہ بوجہ غم سخت بیمار اور کمزور ہو چکی ہے۔

(محمد احمد تعلیم الاسلام کالج)

## ایک مخلص احمدی کی وفات

جیسا کہ الفضل میں چھپ چکا ہے کہ:- جماعت احمدیہ ہڈیارہ کے ایک معزز رکن سکرٹری تعلیم و تربیت مستری غلام محمد صاحب مورخہ ۱۷/۱/۵۰ کو جب کہ آپ اپنی الاٹ شدہ اراضی میں ہل چلوا رہے تھے ایک مسلح پارٹی کے ہاتھوں ایک ذاتی جھگڑے کی بناء پر شہید کر دیئے گئے۔ وانا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو زخمی ہو جانے کے بعد میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ رات کے ڈیڑھ بجے زخموں کی وجہ سے مستری صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مورخہ ۱۸/۱/۵۰ کو آپکی لاش موضع ہڈیارہ لائی گئی اور مقامی قبرستان میں دفن کی گئی۔ پولیس نے چند افراد زیر حراست کر لئے ہیں۔ اور بڑی سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔

مرحوم ایک مخلص احمدی اور پر جوش کارکن تھے۔ آپ کی عمر پچاس سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ۔ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب اپنے مرحوم بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں اور پسماندگان کے لئے دعا فرماویں۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ واقعہ جانکاہ کسی مذہبی بناء پر نہیں ہوا۔ بلکہ ایک انفرادی جھگڑے کی بناء پر ہوا ہے۔

(خاکسار صوبیدار حمید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور)

# ذکرِ حبیبؑ

(تقریر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء بمقام قادیان دارالامان)

(۲)

میں نے یہ واقعات اس غرض سے بیان کئے ہیں۔ کہ آپ عملاً مخلوق الٰہی کو اپنا عیال سمجھتے تھے۔ اپنے ابتدائی ایام میں جبکہ آپ پر ایک طرح سے زمانہ عسر تھا۔ اس لئے کہ خاندانی جائداد سب سے بڑے بھائی کے قبضہ میں تھی آپ کے لئے کھانا وغیرہ جو آتا۔ آپ اس کے تین حصے کرتے۔ جن میں سے ایک یتیم غفارا کے لئے ہوتا اور دوسرا حافظ معین الدین صاحب کے لئے اور اپنے حصہ میں سے بھی کچھ اور دیدیتے تھے۔ بعض اوقات آپ کو دوسروں کی ہمدردی کے لئے فاقہ بھی کرنا پڑتا۔

(۵) آپ نے اس اتحاد اور امن عامہ کے قیام کے لئے ہمیشہ عملی کام کیا۔ باہمی منافرت کا جذبہ عموماً مذہبی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اس لئے آپ نے اتحاد اور امن عامہ کو حقیقی مذہب کے رنگ میں پیش کیا۔ اور اس کے لئے آپ نے قرآن کریم کی ہدایت کے موافق یہ اعلان کیا۔ کہ دنیا کی کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی یا رسول نہ آئے ہوں۔ یہ الگ امر ہے کہ ہر ملک نے اپنی زبان کے لحاظ سے ان کو مثلاً رشی کہا ہو۔ یا اوتار کہا ہو یا بدھ کہا ہو جبکہ ان کی غرض بعثت اور مقصد ایک ہی تھا۔ تو نام کے اختلافات سے فرق نہیں پڑتا۔ اس طرح پر آپ نے اپنی جماعت کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عموماً بتایا۔ کہ وہ تمام مذاہب کے ہادیوں اور رہنماؤں کا احترام کریں۔ اور ان کو اللہ کے مرسل یقین کریں۔ قرآن کریم کے اس بیان کردہ اصول کو آپ نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اور عام جلسوں میں بیان فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

**”اے ہموطنو!** وہ دین دین نہیں ہے۔ جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور وہ انسان انسان نہیں۔ جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں۔ عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔ سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے۔ اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہی ہیں۔ اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں۔ کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ اور تنگدل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

**دوستو!!** یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی۔ اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی۔ تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی۔ اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی۔ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں۔ کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے۔ کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کریں۔ جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔

اس حقیقت کو پیدا کرنے کے لئے اور اس اصل کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین اور جابجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے سو رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے۔ اور تمام زمانوں کا ربّ ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے۔ اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے۔ اور اسی کے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے۔ جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا۔ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا۔ مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی۔ تا وہ اس سے ہدایت پاویں۔ مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا۔ مگر ہمارے زمانے میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔“

اسی اصل پر آپ نے عمل کیا۔ اور اپنی جماعت کو تعلیم دی کہ وہ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر گوتم بدھ۔ حضرت زرتشت اور دوسرے ممالک کے مشہور و معروف رشیوں اور اوتاروں کو اللہ کے پیار اور فرستادہ یقین کر کے ان کا اسی طرح احترام اور ادب کریں۔ جس طرح وہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کا جن کا ذکر نام لے کر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اور جن کا ذکر نام کی صراحت سے نہیں۔ مگر اس اصل کے ماتحت کیا۔ کہ کوئی قوم اور ملک ایسا نہیں جس میں خدا کے نبی نہ آئے ہوں۔

حضرت کرشن کے متعلق آپ نے ۱۹۰۴ء میں بمقام سیالکوٹ ایک پبلک لیکچر میں فرمایا

”راجہ کرشن جیسا کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے روح القدس اترتا تھا سو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانے کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔“

اس طرح پر حضرت کرشن کی عزت و عظمت کو اپنی جماعت کے دلوں میں قائم کیا۔ اور یہ عزت و عظمت اور بھی ترقی کر گئی۔ جب کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے اعلان کیا کہ میں ہندوؤں کیلئے کرشن کے نام سے آیا ہوں

(۶) یاد رکھو انبیاء علیہم السلام کی ایک بعثت ثانیہ ہوا کرتی ہے۔ حضرت کرشن نے بھی فرمایا۔ کہ جب دنیا میں پاپ بڑھ جاتا ہے۔ تو میں اس کے دور کرنے کے لئے آتا ہوں۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے موقع پر کسی مامور کو بھیجتا ہے۔ تا وہ اس قوت تعین کو پھر پیدا کرے۔ جن کے جاتے رہنے سے گناہ پر دلیری ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشانات پا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ ایمان پیدا کرتے ہیں۔ یہ بعثت ثانیہ کبھی تو فرداً ہوتی ہے۔ صوفیوں کی اصطلاح میں ایسے آنے والوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ نوحؑ کے قدم پر ہیں۔ یا حضرت ابراہیمؑ کے قدم پر ہیں۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے یہ مقدر کیا گیا تھا۔ کہ ان تمام آنے والے موعودوں کا ظہور ایک ہی وجود میں ہو۔ اور یہ اس لئے کہ آنے والا موعود اقوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مظہر تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے

**پیغمبر انسانیت اور خاتم الانبیاء کر کے بھیجا تھا**

اس اصل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو ان تمام اقوام کے موعودوں کا مظہر بنا دیا۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر بتایا۔ کہ میں ہندوستان کے موعود کرشن کے رنگ میں ہوں اور عیسائیوں کے لئے ابن مریم کے رنگ میں مسیح ہوں اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہوں۔ اور ایسا ہی دوسری اقوام کے آنے والے موعودوں کا مظہر ہوں اور یہ اس لئے ہوا کہ

**اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ بین الاقوامی اتحاد قائم کرنے کا ارادہ مقدر کیا تھا۔**

اس مقصد کے لئے عمل و نقل کے ذرائع مہیا آسانیاں پیدا کر دیں۔ اور جو مختلف اقوام میں اتحاد و اتفاق کے جذبہ کو پیدا کر دیا یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ وہ صحیح طریق عمل سے غافل ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ

**وہ وقت قریب ہے جب اقوام عالم نیازمندی کے ساتھ اس کو قبول کریں گی**

یہ بشارات آپ کے الہامات میں موجود ہیں آج یہ باتیں عجیب معلوم ہوتی ہیں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ مگر یہ ہو کر رہے گا۔ قادیان کے لوگ تو زندہ گواہ ہیں۔ کہ جب دنیا میں اس بستی کو کوئی جانتا تھا۔ اور نہ آپ کا کوئی دعویٰ تھا۔ تب آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اعلان کیا کہ

**تیرے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے تو اپنے مکانوں کو وسعت دے**

اور دنیا نے دیکھا کہ یہ گمنام بستی ایک بین الاقوامی شہر بن گیا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ اور اس وقت بھی اس جلسہ میں میں اس نشان کو زندہ دیکھتا ہوں اور ہر آنکھ رکھنے والا اس کو دیکھ سکتا ہے۔

(۷) چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موعود اقوام بنا کر بھیجا تھا۔ اس لئے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے الہامات میں مختلف ناموں سے آپ کو پکارا اور ان اسماء میں وہ اغراض و مقاصد مخفی تھے جو آئندہ آپ کے ذریعہ پورے ہونے والے تھے۔ چنانچہ آج سے پچاس سال پہلے آپ کے منصب کے متعلق فرمایا۔

یضع الحرب ویصلح الناس

یعنی مناقشات مذہبی کو اٹھا دے گا یعنی مذہب کے نام سے جو جنگ لڑی جاتی ہے اسے دور کرے گا اور اندرونی طور پر مصالحت کرا دے گا۔ اور ایک الہام میں فرمایا سلمان منا اهل البیت

آپ کا نام سلمان رکھا۔ جس کے معنی ہیں دو صلحیں یعنی وہ ایک ایسا راستہ پیش کرے گا۔ کہ جس پر چل کر مذہبی طور پر باہمی جدال مذہبی ختم ہو جائیگا۔ دوسری اقوام کے ساتھ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تمام امور مذہبی مناقشت کے متعلق ہیں۔ دوسری دنیوی جنگ تو خود اس کے نشانوں میں سے عظیم الشان نشان ہے۔ جس کی خبر ۱۹۰۵ء میں دی گئی تھی۔ غرض آپ نے اس مقصد مصالحت و اتحاد کے پیش نظر اولاً یہ تعلیم دی کہ تمام اقوام کو باہم

## ایک دوسرے کی بزرگوں کا احترام کرنا چاہیئے

پھر اسی سلسلہ میں منافرت مذہبی کو ختم کر دینے کے لئے ایک اصل پیش کیا۔ کہ ہر مذہب کا ماننے والا دوسرے کے مذہب پر حملہ نہ کرے۔ بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے دوسروں پر عیب لگانے سے جوش اور نفرت پیدا ہوتی ہے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں گی۔ تو ہر سننے والے کو ان خوبیوں کے حصول کے لئے ایک تحریک ہوگی۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ دوسرے مذاہب کے اصولوں پر تنقید یا مقابلہ کی صورت میں کوئی ایسا اعتراض دوسرے مذہب پر نہ کیا جائے جو خود معترض کے مذہب پر بھی ہوتا ہو۔ تیسرے یہ شخص کسی دوسرے مذہب کی صرف مسلمہ کتب کو پیش نظر رکھے۔ جن کتابوں کو وہ مستند اور مسلم نہیں سمجھتا اس سے کوئی اعتراض نہ کیا جائے۔ پھر اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ

## صرف اپنی مسلمہ الہامی کتاب سے ہی اپنا دعویٰ اور دلیل پیش کرو

غور کرو ان تمام امور پر عمل کرنے سے مذہبی اختلاف نفرت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ باہم ایک محبت و اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ اور تحقیق حق کے لئے بھی شرح صدر ہوتی ہے۔

اسی مقصد کے لئے ۱۸۹۶ء میں آپ نے ایک جلسہ مذاہب لاہور میں قائم کر دیا۔ اور اس میں مختلف مذاہب کے لیڈروں نے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں مقررہ مضامین پر بیان کیں۔ یہ ایک قسم کا تحقیق الادیان کا جلسہ تھا۔ اور آپ نے اس کے لئے ایک بنیادی اصل قائم کر دیا۔ چنانچہ احمدی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دکھائے ہوئے راستہ پر چل رہی ہے اور ہر سال ہر جگہ جہاں احمدی جماعت موجود ہے۔ خواہ چند افراد ہی کیوں نہ ہو۔ پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کرتی ہے

# "حسرت موہانی کی شاعری"

## تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر صوفی غلام مصطفےٰ تبسم کا ایک مقالہ

لاہور ۲۱ جنوری تعلیم الاسلام کالج کی بزم اردو کے زیر اہتمام آج اڑھائی بجے بعد دوپہر کالج کے سٹاف روم میں پروفیسر صوفی غلام مصطفےٰ تبسم ایم اے صدر شعبہ فارسی و اردو گورنمنٹ کالج لاہور نے ایک پر از معلومات مقالہ پڑھا۔ جس کا موضوع تھا "حسرت موہانی کی شاعری" صدارت کے فرائض تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسر صوفی عبدالعزیز ایم اے۔ ایم۔ او۔ ایل نے سرانجام دیئے۔

فاضل مقالہ نگار نے ۱۸۵۷ء کے بعد اردو شاعری کے اصلاحی دور میں غزل کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس دور کے شعراء نے جذبات محبت کی داستان پر قومی ضروریات کو ترجیح دیتے ہوئے غزل کو نئے معنوی قالب میں ڈھالدیا۔ جسکے نتیجہ میں غزل ایک حد تک بے کیف ہو گئی ـــــ لیکن حسرت نے غزل میں سرنو شگفتگی پیدا کر دی۔ اور یہی ان کی شاعری کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ حسرت کی شاعری کا رنگ قدیم ہے۔ لیکن قدیم رنگ کے باوجود وہ ایک انفرادی شان رکھتے ہیں۔

اس انفرادی شان کا تجزیہ کرتے ہوئے تبسم صاحب نے حسرت کے کئی اشعار بطور نمونہ پیش کئے اور بتایا کہ فنکاری۔ زندگی سے محبت اور سیاست ان تینوں امور کا ایک حسین امتزاج حسرت کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ گو ان کے مشاہدے اور غور و فکر کا انداز غالب کی طرح عمیق نہیں بلکہ ایک دیہاتی کی طرح سادہ ہے۔ لیکن سادگی کے باوجود ان کے جذبات نہ در تہ چلے جاتے ہیں۔ جن میں رنگین عکاسی موجود ہے انہوں نے فارسی ترکیبیں بکثرت استعمال کی ہیں۔ مگر کلام کی سلاست اور روانی میں کہیں فرق نہیں آنے دیا۔ انہوں نے غزل کی زبان میں ایک دلفریب گھلاوٹ اور مدھری شیرینی پیدا کی ہے۔

حسرت کی سیاسی زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حسرت اپنے سیاسی جذبات کا محبت بھرے انداز میں اظہار کرتے ہیں۔ ان کی سیاست تغزل کے انداز میں سموئی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

آخر میں فاضل نامہ نگار نے بتایا حسرت باوجود اپنے قدیم رنگ کے قدیم اور فرسودہ تلمیحات کے استعمال سے بچے رہے۔ ان کی غزلوں کی نمایاں خصوصیت مضمون کا تسلسل ہے اور اسکی وجہ ان کی طبیعت کا استقلال اور ان کے جذبات کی وہ استواری ہے۔ جس نے ان کے پیری کے کلام میں بھی شباب کا سا رنگ بھر دیا ہے اس تقریب کا

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نظم ہو گیا۔ جس کے بعد سردار مبشر قیصرانی نے بزم اردو کے گذشتہ ۲۰ اجلاس کی رپورٹ سنائی۔ صاحب صدر نے فاضل مقالہ نگار کی علمی و ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا۔

آج کے مقالہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ گذشتہ اجلاسوں میں پڑھے جانے والے مقالوں کے برعکس آج ایک زندہ شاعر کی شاعری پر ایک شاعر کی طرف سے مقالہ پڑھا جا رہا ہے اور شاعر بھی وہ جسے نہ صرف کالجوں کے طلباء اچھی طرح جانتے ہیں بلکہ جو اخبارات و رسائل و ریڈیو کے ذریعے ملک کے ہر طبقہ سے متعارف ہے آخر میں بزم اردو کے پروفیسر محبوب عالم خالد ایم اے نے بزم کی طرف سے فاضل مقالہ نگار اور سامعین کا شکریہ ادا کیا (نامہ نگار)

ـــــــــــــ

جس میں ہر مذہب والے اپنے ہادیوں کی سیرتوں پر لوگ تقریریں کرتے ہیں۔ اور اسی اصل پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک کی ہے کہ دوسرے لوگ بھی ایسے جلسے کریں تاکہ یہ بنیاد اتحاد مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔ (باقی)

## تصحیح

الفضل مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء صفحہ ۶ پر انفلوئنزا کے متعلق مضمون شائع ہوا ہے جس میں کتابت کی چند غلطیاں رہ گئی ہیں۔

صحیح الفاظ

صفحہ ۶ کالم اول سطر ۱۷ ۔ نم دار
سطر ۳۲ ۔ خشقیق الانف ۔ کالم ۲ سطر ۲ ۔ ٹیرے مین
سطر ۳۵ ۔ یوفاتیمول ۔ کالم ۳ ۔ سطر ۱۲ ۔ ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۲ ڈرام ۔ سطر ۲۶ ۔ سحق بلیغ

## کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں اضافہ

لندن ۲۲ جنوری۔ برطانیہ میں اقتصادی وجوہ کی بنا پر کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس وقت ۷۷۶۰۰۰۰ عورتیں کام کر رہی ہیں۔ وزارت محنت نے جو اعداد شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہر ہفتہ دفتروں دوکانوں اور کارخانوں میں ۵۰۰۰ سے زیادہ عورتیں ملازمت اختیار کر رہی ہیں۔

ایک افسر نے بتایا کہ یہ عورتیں صرف ملکی ضروریات کی بنا پر کام نہیں کر رہی تھیں بلکہ ان میں سے بیشتر کو روپیہ کی ضرورت تھی۔

وزارت نے اب تک دفاعی کاموں کے لئے عورتوں کی بھرتی کا پروگرام شروع نہیں کیا ہے اقتصادی حالات کے پیش نظر امید کی جا رہی ہے کہ بھرتی کے اس پروگرام میں عورتیں زور شور سے حصہ لیں گی۔ (اسٹار)

# چودھری محمد ظفر اللہ خاں لیک سیکسس روانہ ہو گئے

کراچی ۲۲ جنوری۔ کل رات چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ عازم لیک سیکسس ہو گئے۔ تاکہ حفاظتی کونسل میں جب کشمیر کا مسئلہ زیر بحث آئے تو پاکستان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دے سکیں۔ کل صبح چودھری صاحب نے دو گھنٹے تک مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی تھی جو زیادہ تر کشمیر سے تعلق رکھتی تھی۔ وزیر اعظم نے آپ کو بتایا کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں کشمیر کے بارے میں کیا بات چیت ہوئی تھی۔

چودھری صاحب نے عازم لیک سیکسس ہونے سے پیشتر اخباری نامہ نگاروں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت امریکہ کی طرف سے چین کو حملہ آور ملک قرار دینے کے بارے میں جو قرارداد پیش کی گئی ہے ابھی تک حکومت پاکستان نے اس کے بارے میں کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا۔ حکومت اس معاملے پر سوچ بچار کر رہی ہے۔ لیکن حکومت کا خیال ہے کہ چین کی طرف سے ۵ نکاتی تجاویز کے جواب میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کی وجہ سے مصالحت کا راستہ بند نہیں ہوتا۔ ابھی بات چیت کو جاری رکھنے کے لئے معقول وجوہ موجود ہیں۔

## سوئٹزرلینڈ میں برف باری اور بادو باراں کا شدید طوفان

برن ۲۱ جنوری۔ سوئٹزرلینڈ میں برف باری اور بادو باراں کے شدید طوفان کی وجہ سے بہت سی چٹانیں ٹوٹ کر گر گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے بہت سے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ کل رات تک برف اور چٹانیں برابر پھسل رہی تھیں۔ انڈرسیٹ میں کل رات تک پانچ لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ جن میں دو بچے اور ایک عورت بھی شامل ہے۔ ایک آدمی اور ایک بچے کو کھود کر نکالا گیا جو کہ زندہ تھا۔ لیکن آٹھ اور اشخاص جن میں چار بچے بھی شامل ہیں ابھی تک برف اور مٹی کے تودوں کے نیچے مدفون ہیں۔ چٹانوں کے پھسلنے کی تازہ ترین اطلاع فوجی ہیرکوں سے موصول ہوئی ہے جہاں تین بچوں اور ایک عورت نے پناہ لی تھی۔

گونیسٹائن سے خبر آئی ہے کہ ایزن کے کوہستانی گاؤں میں چھ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں جن میں ایک ماں اور اس کے تین چھوٹے بچے بھی شامل ہیں۔ ایک بچہ کو کھود کر نکال لیا گیا۔

انڈرمیٹ کے جنوب میں واقعہ ڈیلینٹس سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک مکان پر چٹان گرنے کی وجہ سے دو اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ دو مکانات میں ایک تیس سالہ گوالے اور اس کے گلہ کی تلاش ترک کر دی گئی ہے۔ ینڈرٹ کے مقام پر تین چٹانوں کے پھسل جانے کی وجہ سے سات افراد اور آٹھ گائے ہلاک ہو گئے۔ یہ لوگ برف و مٹی کے تودوں سے لوگوں کو کھود کر نکال رہے تھے۔ روزنہ میں بھی امدادی جماعتیں آج رات ایک عورت اور تین بچوں کی تلاش کر رہی ہیں۔ جو ایک چٹان کے گر جانے سے دب گئے تھے۔ چار مکان ایک چٹان کے نیچے دب گئے تھے اس کے مکینوں میں سے دو اشخاص بچا لئے گئے ہیں۔

ڈاووس کے قریب ایک اسٹیشن پر چٹان پھسل جانے سے اسٹیشن ماسٹر اور ایک ریلوے مزدور ہلاک ہو گیا۔ یہاں سے کچھ دور ایک اور ایک مقام پر بھی ایک شخص برف کی چٹان تلے دب گیا۔ بہت سے کوہستانی دیہات میں مویشی خانوں کے مدفون ہو جانے کی وجہ سے کثیر التعداد مویشی دب کر مر گئے۔

## پاکستان کی سرکاری زبان عربی ہونی چاہیئے

ڈھاکہ ۲۲ جنوری۔ مشرقی بنگال مسلم لیگ کونسل کا دو روزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ اجلاس میں اس سب کمیٹی کی رپورٹ بعض ترمیموں کے ساتھ منظور کر لی گئی۔ جو پاکستان دستور ساز اسمبلی کی بنیادی حقوق کی سب کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ کونسل نے رپورٹ کی وہ دفعہ منظور کر لی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ صدر مملکت۔ گورنروں۔ وزراء اور اسی طرح کے بعض دوسرے افسروں کے خلاف مقدمہ چلانے کی گنجائش ہر حال میں رکھنی چاہیئے تاکہ ان کے ہاتھوں مملکت کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ رہے۔

اس مفہوم کی ایک ترمیم بھی منظور ہو گئی کہ پاکستان کی سرکاری زبان عربی ہونی چاہیئے۔ یہ ترمیم ۴۳ ووٹوں کے مقابلے میں ۴۸ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ کونسل نے فیصلہ کیا کہ سات ارکان کی ایک کمیٹی قائم کر دی جائے۔ جو دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے دوران میں بمقام کراچی رہے تا کہ بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی کو سفارشات کی ترمیم کرنے میں مدد دیتی رہے۔

## روئی بین الاقوامی کمیٹی کا اجلاس لاہور میں ہوگا

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ روئی کی عالمی پیداوار کا جائزہ لینے کیلئے بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس یکم فروری سے لاہور (پاکستان) میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں ۲۷ ممالک کے نمائندوں کے علاوہ دوسری بین الاقوامی متعلقہ جماعتوں کے رہنما بھی شرکت کریں گے۔ اجلاس میں امریکہ کی نمائندگی کرنے کے لئے عنقریب ہی ایک نمائندہ جماعت ایڈورڈ۔ ڈی۔ وہائٹ کے زیر صدارت روانہ پاکستان پہنچ رہی ہے۔ وہائٹ حکومت امریکہ میں نائب وزیر زراعت کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ ریاستہائے متحدہ کے محکمہ خارجہ نے آج ایک اعلان میں بتایا کہ مذکورہ اجلاس میں روئی کی عالمی پیداوار اور صرف، عالمی ممالک میں موجودہ روئی کے ذخیرے اور روئی کے نعم البدل کے متعلق غور کیا جائیگا۔

# افریقہ اور ایشیائی ممالک کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

نیویارک ۲۱ جنوری۔ امریکہ کے مشہور و معروف نیگرو رہنما ڈاکٹر رالف بنش نے جن کو فلسطین میں امن قائم رکھنے کے سلسلہ میں سنہ ۱۹۵۰ء کا نوبل پرائز عطا کیا گیا ہے آج ایک عصرانہ پر تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ مغربی ممالک کو چاہیئے کہ ایشیا اور افریقہ کے ممالک کو ہر ممکنہ امداد دیں تاکہ وہاں کے عوام کا معیار زندگی بلند ہو سکے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ مغربی ممالک نے ایشیائی ممالک کو غلامی سے نجات دینے کے لئے جو امداد کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ مگر صرف اتنی ہی امداد پر مغربی ممالک کو اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ ہنوز ایشیائی ممالک کو پستی سے نجات دینے کے لئے مغربی ممالک بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ایشیا اور افریقہ کے ممالک ہی میں دنیا کے زیادہ تر لوگ آباد ہیں۔ ایسی صورت میں یہ ناممکن ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت اور تحفظ کی جانب سے چشم پوشی کر لی جائے۔

عصرانہ پر بنش کی کامیاب خدمات کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ صدر ٹرومین کا ایک تہنیتی پیغام بھی حاضرین کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس پیغام میں صدر امریکہ نے کہا ہے کہ بنش متحمل مزاج۔ ذکی اور فہیم واقع ہوئے ہیں۔ (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

## بلغاریہ سے آنے والے مسلم مہاجرین کی آباد کاری

نیویارک ۲۲ جنوری۔ حکومت ترکی کے شعبہ اطلاعات نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ اشتراکیوں کے زیر اثر بلغاریہ میں رہنے والے مسلمانوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے آبائی وطن کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں۔ اشتراکیوں کے اس سفاکانہ رویہ پر عالمی ممالک اور بالخصوص ترکی میں غم و افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حکومت ترکی کی درخواست پر اقوام متحدہ کی بین الاقوامی کمیٹی برائے مہاجرین نے ایک تین افراد پر مشتمل نمائندہ جماعت کو انقرہ روانہ کیا ہے جہاں وہ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں حکومت کو فنی مشورہ دے رہے ہیں۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۵۰ء سے اب تک ۲۵ ہزار مہاجرین ترکی پہنچے ہیں۔ جن میں سے ۲۰ ہزار مہاجرین ۳ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء کے بعد ترکی میں داخل ہوئے ہیں۔ جبکہ ترکی اور بلغاریہ کی سرحد سے تمام پابندیاں اٹھا دی گئی ہیں۔ حکومت ترکی کا اندازہ ہے کہ اس سال موسم بہار تک مہاجرین کی تعداد ۹۰ ہزار تک پہنچ جائے گی (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

## آزادی کے بعد پاکستان اور ہندوستان

امرتسر اور جالندھر سے بیک وقت شائع ہونے والے روزانہ اخبار پربھات کی ایک حالیہ اشاعت میں "ہندوستان میں قحط کا سال" کے عنوان سے عجیب مقالہ شائع ہوا ہے۔ ہندوستان میں غلہ کے قحط کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"انگریزوں کو گئے تین سال ہو گئے۔ آزادی ملے بھی تین سال ہو گئے۔ لیکن خوراک مہنگی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مہنگی کیا نایاب۔ امیروں اور سرمایہ داروں کو سمجھ میں نہ لیجئے۔ ان کے ہاں کھانے کی کمی نہیں۔ دس دس روز کا تو پھل ہی ان کے گھروں میں کھا لیا جاتا ہے۔ ذرا سوچیئے اس مزدور یا غریب کلرک کی بابت جو بمشکل دو ڈھائی روپیہ روزانہ کماتا ہے۔ اور جس کے ہاں تین چار بچے ہیں رخصد اور بیوی الگ۔ روپیہ کی سوا دو سیر گندم یا مکئی بازار میں ملے۔ تو یہ غریب کس طرح گزارہ کرے۔ اس کے لئے تو یہ آزادی بڑی لعنت بن کر آئی ہے۔ اور اگر کہیں قحط پڑ گیا۔ تو ... نہ مل ہی نہ سکی۔ یا بلیک مارکیٹ کی وجہ سے اور بھی مہنگی ملی۔ تو یہ غریب کس طرح زندہ رہ سکے گا۔ ایسے غریبوں کی اوسط ہماری آبادی میں ۹۰ فیصدی سے کم نہیں۔"

مقالہ نگار نے آگے چل کر پاکستان کا ذکر جب ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

"سنہ ۱۹۴۷ء سے پہلے ہم بڑے گھمنڈ سے کہا کرتے تھے۔ کہ جناح کا پاکستان ہرگز نہیں چل سکے گا۔ اقتصادی طور پر تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے پالیٹیشن تو یہ دعویٰ بھی کیا کرتے تھے۔ کہ پاکستان کے لوگ مر جائیں گے غیر ممالک سے خوراک منگانے کے لئے ان کے پاس نقدی تک نہیں ہو گی۔ اور شائد اسی زعم میں ہمارے سابق فنانس منسٹر جان متھائی نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اپنے روپے کی قیمت کم نہ کر کے پاکستان نے اپنے آپ کو اقتصادی بدحالی میں پھینک دیا ہے۔ لیکن ان باتوں میں سے ایک بھی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ پاکستان کا برباد ہونا تو کجا رہا۔ وہاں کے لوگ مزے میں ہیں سچ ہی میں ہیں۔ راقم کا ایک دوست راولپنڈی۔ گوجرانوالہ اور لاہور میں کچھ دن گزار کر آیا ہے اس کا بیان ہے کہ مغربی پنجاب میں بہت